



سوال

مریض کی نماز کا طریقہ کیا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مریض کس طرح نماز ادا کرے گا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مریض درج ذیل طریقوں میں سے جس طریقہ کی طاقت رکھتا ہو اس طریقہ سے نماز ادا کر لے:

مریض پر واجب ہے کہ وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے، خواہ ٹیڑھا کھڑا ہو یا دیوار کے سہارے یا بوقت ضرورت عصا کا سہارا لے کر کھڑا ہو۔

اگر کھڑے ہونے کی اس میں سخت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور افضل یہ ہے کہ قیام اور رکوع کی جگہ چوکڑی (یا پالتھی) مار کر بیٹھے۔

اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی بھی اس میں طاقت نہ ہو تو قبلہ رخ لیٹ کر نماز پڑھے اور افضل یہ ہے کہ دائیں پہلو پر لیٹے۔ اگر قبلہ رخ ہونا ممکن نہ ہو تو جس طرف اس کا منہ ہو اس طرف رخ کئے ہوئے نماز ادا کر لے، اس کی نماز صحیح ہوگی اور اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

اگر پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھنا اس کے لیے ممکن نہ ہو تو قبلہ کی طرف پاؤں کر کے چت لیٹ کر پڑھے اور افضل یہ ہے کہ لپٹے سر کو تھوڑا سا اوپر اٹھالے تاکہ قبلہ رخ ہو سکے اور اگر قبلہ رخ پاؤں کرنے کی استطاعت نہ ہو تو اس کے پاؤں جس طرف بھی ہوں، اسی حالت میں نماز ادا کر لے، اس نماز کے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

مریض کے لیے نماز میں رکوع و سجود واجب ہیں، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو لپٹے سر کے ساتھ اشارہ کر لے اور رکوع کی نسبت سجدے میں زیادہ جھکے۔ اگر اسے سجدہ کی استطاعت تو نہ ہو مگر وہ رکوع کر سکتا ہو تو حالت رکوع میں رکوع کر لے اور سجدہ اشارے سے کر لے اور اگر رکوع کی طاقت تو نہ ہو مگر وہ سجدہ کر سکتا ہو تو سجدہ کی حالت میں سجدہ کر لے اور رکوع اشارے کے ذریعہ کرے۔

اگر رکوع و سجود میں اس کے لیے سر کے ساتھ اشارہ کرنا ممکن نہ ہو تو اپنی آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے نماز ادا کرے، رکوع کے لیے آنکھ کو تھوڑا سا بند کر لے اور سجدے کے لیے اس سے زیادہ بند کر لے۔ انگلی کے ساتھ اشارہ، جیسا کہ بعض مریض کرتے ہیں، صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ کتاب و سنت اور اقوال اہل علم میں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔



اگر وہ سر یا آنکھ کے ذریعہ اشارہ نہ کر سکتا ہو تو دل کی نیت کے ساتھ نماز ادا کرے، دل میں تکبیر کہہ لے، دل میں قرأت کرے، رکوع، سجود، قیام اور قعود کی دل ہی دل میں نیت کرے، جیسا کہ ارشاد نبوی ہے :

«وَلِكُلِّ امْرِيٍّ نَأْوِيٌّ» (صحیح البخاری، بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ج : ۱)

”اور ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔“

مریض کے لیے واجب ہے کہ ہر نماز کو اس کے وقت پر ادا کرے اور اس سے متعلق ہر واجب جس کو ادا کرنے کی اسے طاقت ہے، ادا کرے پھر اگر ہر نماز بروقت ادا کرنے میں دشواری ہو تو ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے ادا کر سکتا ہے، چاہے جمع تقدیم کی صورت اختیار کر لے، یعنی نماز عصر کو بھی ظہر کے وقت میں اور نماز عشاء کو مغرب کے وقت میں ادا کر لے اور اگر چاہے تو جمع تاخیر کی صورت اختیار کرے، یعنی نماز ظہر کو عصر کے وقت میں اور نماز مغرب کو عشاء کے وقت میں جمع کر کے ادا کرے۔ جس طرح بھی اس کے لیے زیادہ آسانی ہو اسی طرح کرے لیکن نماز فجر کو اپنے وقت ہی پر ادا کرنا ہوگا اسے پہلی یا بعد والی کسی نماز کے ساتھ جمع نہیں کیا جاسکتا۔

مریض اگر مسافر ہو اور کسی دوسرے علاقے میں علاج کروا رہا ہو تو وہ قصر کرتے ہوئے ظہر، عصر اور عشاء کی نمازوں کو دو دو رکعتیں ادا کرے گا حتیٰ کہ اپنے گھر لوٹ آئے، خواہ یہ مدت زیادہ ہو یا کم۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 315